جلد ۵۲/۱۷ | ۹ ظہور ۱۳۴۲ ش ۱۸ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ ۹ اگست ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۸۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۸ اگست بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کو قدرے افاقہ رہا۔ حرارت کم رہی اور پھوڑے کی سوزش میں بھی کمی رہی۔ اگرچہ نسبتاً آرام ہے۔ مگر ابھی طبیعت علیل چل رہی ہے رات بھی دوائی سے نیند آئی۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے متعلق اطلاع

لاہور سے بذریعہ ڈاک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ۶ اگست کو قریباً ۲½ بجے بعد دوپہر بذریعہ کار بخیریت گھوڑا گلی سے لاہور تشریف لے آئے ہیں۔

جیساکہ احباب کو علم ہے حضرت میاں صاحب کی طبیعت ایک عرصہ سے بہت ناساز چلی آرہی ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین

ضروری اعلان

۱۵ اگست سے جماعت دہم کے طلباء کی خصوصی کلاس جاری ہونی تھی لیکن بعض وجوہات کی بناء پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب دل کی زمین ایسی صاف ہو جائے کہ گویا روح ہی روح ہو تو اس کا نام عبادت ہے

اپنے قلوب کو اتنا صاف کرو کہ اس میں کوئی کجی نہ رہ جائے تاکہ اس میں خدا نظر آجائے

"اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰہَ خدا تعالیٰ کے سوا ہرگز ہرگز کسی کی پرستش نہ کرو۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان کی پیدائش کی علتِ غائی یہی عبادت ہے جیسے دوسری جگہ فرمایا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ عبادت اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت کجی کو دور کرکے دل کی زمین کو ایسا صاف بنا دے۔ جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے۔ عرب کہتے ہیں مور معبّد۔ جیسے سرمہ کو باریک کرکے آنکھوں میں ڈالنے کے قابل بنا لیتے ہیں۔ اسی طرح جب دل کی زمین میں کوئی کنکر پتھر ناہمواری نہ رہے اور ایسی صاف ہو کہ گویا روح ہی روح ہو اس کا نام عبادت ہے۔ چنانچہ اگر یہ درستی اور صفائی آئینہ کی کی جاوے تو اس میں شکل نظر آجاتی ہے اور اگر زمین کی کی جاوے تو اس میں انواع و اقسام کے پھل پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس انسان جو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اگر دل صاف کرے اور اس میں کسی قسم کی کجی اور ناہمواری کنکر اور پتھر نہ رہنے دے تو اس میں خدا نظر آئے گا۔

میں پھر کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے درخت اس میں پیدا ہو کر نشوونما پائیں گے اور وہ اثمارِ شیریں و طیب ان میں لگیں گے۔ جو اُکُلُھَا دَآئِمٌ کے مصداق ہوں گے۔ یاد رکھو کہ یہ وہی مقام ہے جہاں صوفیوں کے سلوک کا خاتمہ ہے۔ جب سالک یہاں پہنچتا ہے تو خدا ہی خدا کا جلوہ دیکھتا ہے۔ اس کا دل عرشِ الٰہی بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر نزول فرماتا ہے۔ سلوک کی تمام منزلیں یہاں آکر ختم ہو جاتی ہیں کہ انسان کی حالت تعبد درست ہو جس میں روحانی باغ لگ جاتے ہیں اور آئینہ کی طرح خدا نظر آتا ہے اسی مقام پر پہنچکر انسان دنیا میں جنت کا نمونہ پاتا ہے اور یہاں ہی ھٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِہٖ مُتَشَابِھًا کہنے کا حظ اور لطف اٹھاتا ہے۔"

(الحکم ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء)

خدام الاحمدیہ کا بائیسواں مرکزی سالانہ اجتماع

۲۵، ۲۶، ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۳ء

جملہ مجالس اور خدام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع ۲۵-۲۶-۲۷ اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار منعقد ہوگا۔ جملہ قائدین اور زعماء اجتماع کے سلسلہ میں ابھی سے ضروری انتظامات شروع کر دیں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اجتماع میں شرکت کے لئے تیار کریں۔ اطفال کا علیحدہ اجتماع بھی انہی تاریخوں میں ہو رہا ہے۔ اس لئے انہیں بھی اس کے لئے تیار کرنا شروع کر دیں۔ ان اجتماعات کے پروگرام وغیرہ کے بارے میں ضروری تفاصیل رسالہ خالد کی آئندہ اشاعتوں میں درج کر دی جائیں گی۔ نمونے میں پیش ہونے والی تجاویز ۱۵ ستمبر تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں۔ نیز اجتماعات کے چندہ کی وصولی اجتماع سے قبل مکمل کر لی جائے تا مرکز کو ضروری اخراجات کرنے میں دقت کا سامنا کرنا پڑے۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ اگست ۱۹۶۳ء

اُسوۂ حسنہ

(۲)

گزشتہ اداریہ میں ہم نے لکھا ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک ایسی مبسوط سیرت کی ضرورت ہے جس میں آپ کو علیٰ خلقٍ عظیم کا مصداق ثابت کیا جائے۔ آپ کے سوانح حیات اس طرح تحریر کئے جائیں کہ زندگی کے ہر شعبہ میں آپ نے جو کردار دکھایا ہے وہ دنیا کے سامنے آجائے۔ ہم نے اس امر پر اظہار افسوس کیا ہے کہ جو سوانح حیات آپ کے لکھے جاتے ہیں ان میں متذکرہ بالا باتوں کو ضمنی طور پر بیان کیا جاتا ہے اور آپ کے اخلاق حسنہ کے واقعات محض بطور اشارہ دکھائے جاتے ہیں مگر اصل کام غزوات جنگوں وغیرہ کے واقعات پر مشتمل ہوتا ہے۔ الغرض آپ کے سوانح حیات اس طرح لکھے جاتے ہیں کہ گویا آپ ایک نعوذ باللہ محض دنیوی قسم کے بادشاہ تھے جو شجاعت اور فوجی سامان کی وجہ سے فتوحات حاصل کرتے تھے حالانکہ جنگ وجدل محض ایک لاچاری امر تھا اور اللہ تعالےٰ نے ایسے حالات میں آپ کو دفاع کا حکم دیا تھا کہ اگر طاقت کے خلاف طاقت نہ استعمال کی جاتی تو مسلمانوں کا نام ونشان دنیا سے مٹ جاتا۔ چنانچہ جنگ بدر میں آپ نے جو دعا اللہ تعالےٰ سے مانگی تھی اس میں یہی ذکر تھا۔ جنگ بدر آپکی سب سے پہلی جنگ تھی جو آپ نے اسلام کے دفاع کے لئے لڑی تھی اور آپ نے ایسا اللہ تعالےٰ کے حکم سے کیا تاکہ آپ جنگ کے بھی پُرتقویٰ اصولوں کا معیار قائم کریں۔

سو جنگ وجدل تو آپکی سوانح حیات میں محض عارضی اور ضمنی حیثیت رکھتے ہیں مگر حیرانی ہے کہ ہمارے سیرت نگار انہی چیزوں کو مزے لے لے کر بیان کرتے ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی کردار کو جو آپ نے جنگ وجدل کے درمیان دکھایا ہے اس کو ضمنی حیثیت دیتے ہیں۔ اس طرز نگارش سے اسلام کو سخت نقصان پہنچا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی تاریخ اگرچہ نہایت اعلےٰ کرداروں سے بھرپور ہے۔ تاریخ نگاروں نے اس کو محض ایک شاہ نامہ بنا کر رکھ دیا ہے اور بڑے فخر سے اس کو شاہ نامہ اسلام کا نام دیا جاتا ہے۔

ان جنگوں کے تعلق میں اصل جو چیز دنیا کے سامنے پیش کرنے والی تھی وہ فوجی فتوحات کم مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان کارروائیوں میں کردار کو زیادہ تفصیل سے بیان کرنا چاہیئے تھا۔ اس سے ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ سیرت نگاروں نے جو کام کیا ہے وہ بے کار ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ سچی بات یہ ہے کہ ان سیرت نگاروں نے نہایت شاندار کام کیا ہے۔ ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ تمام نہیں بلکہ چند ایسے سیرت نگار بھی ہونے چاہئیں تھے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت اس طرح لکھتے کہ آپ سب کو قرآن کریم کے مطابق "علیٰ خلقٍ عظیم" نظر آتے۔

بے شک ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ہمارے پہلے سیرت نگاروں نے آپ کے اخلاق حسنہ کے واقعات کو بھی قلمبند کر دیا ہے اور اتنا مواد جمع کر دیا گیا ہوا ہے کہ آج اگر کوئی شخص اس آفتاب اخلاق کے سوانح حیات آپ کے معاشرہ کے ہر شعبہ میں معیاری کردار کے متعلق لکھنا چاہیئے تو تھوڑی سی محنت کے ساتھ وہ ایسا کر سکتا ہے۔

یہ امر ہمارے لئے باعثِ اطمینان ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف میں ایسے ٹکڑے بکھیر دئے ہیں کہ اگر کوئی ان کو ایک جگہ جمع کر کے شائع کر دے تو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُسوہ حسنہ کا منظر آنکھوں کے سامنے پھر سکتا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں:-

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مزاج نہایت درجہ وضع استقامت پر واقع تھا نہ ہر جگہ صلح پسند تھا اور نہ ہر مقام پر غضب مرغوب خاطر تھا بلکہ حکیمانہ طور پر رعایت محل اور موقعہ کی ملحوظ طبیعت مبارک تھی۔ سو قرآن شریف بھی اسی طرز موزوں ومعتدل پر نازل ہوا کہ جامع شدت ورحمت وشفقت ونرمی ودرشتی ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ سوم ص۱۸۰ حاشیہ در حاشیہ)

آخری فقرہ کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو آئندہ تمام وقتوں اور تمام لوگوں کے لئے اسوہ حسنہ بنانا تھا اسلئے آپ میں وہ تمام اخلاق ودیعت فرمائے جنکی تعلیم قرآن کریم یعنی آخری الٰہی کتاب میں دینی منظور تھی۔ اب قرآن کریم کے بعد کوئی کتاب نہیں ہے اور نہ آپ کے اسوہ کے بعد کوئی اسوہ ہے مگر وہ جو آپ کے اسوہ ہی کو اجاگر کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑا ہو۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کی حفاظت کا جو وعدہ فرمایا ہے وہ صرف یہی نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ کا کلام اپنی اصل صورت میں قیامت تک قائم رہے گا بلکہ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ قرآن کریم کی معنوی حفاظت جس طرح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کامل طور پر اپنے اسوہ حسنہ سے کی اسی طرح آپ کی حیات طیبہ کے ختم ہو جانے کے بعد حسب ضرورت اللہ تعالےٰ ایسے انسان مبعوث کرتا رہے گا جو آپ کے اسوۂ حسنہ کو اپنے کردار میں دکھائیں گے گویا وہ آپ کا ہی ظل ہوں گے۔ چنانچہ حدیث مجددین اس پر شاہد ہے۔ اور مہدی زمان اور مسیح دوراں کی جو پیشگوئی احادیث میں پائی جاتی ہے وہ آپ کے ہی ظل کامل کے تعلق میں ہے جو آخری زمانہ میں جبکہ اسلام دنیا سے اٹھ گیا ہوگا اس وقت مبعوث ہو کر تعلیمات قرآن کو از سر نو اپنی تلقین اور اپنے کردار سے جو آنحضرت کے کردار کا ظلّ ہوگا دنیا میں اجاگر کرے گا۔

الغرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف اپنی تصانیف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علیٰ خلقٍ عظیم ثابت فرمایا ہے بلکہ اپنے کردار سے بھی آپ کے اسوۂ حسنہ کو اجاگر کیا ہے بلکہ آپ اپنے ماننے والوں کو بھی یہی نصیحت فرماتے رہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق فاضلہ اور ان کا رنگ اپنے اندر پیدا کرو۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جس قدر اخلاق ثابت ہوئے ہیں وہ کسی اور نبی کے نہیں کیونکہ اخلاق کے اظہار کے لئے جبتک موقع نہ ملے کوئی اخلاق ثابت نہیں ہو سکتا۔ مثلاً سخاوت ہے۔ لیکن اگر روپیہ

(باقی ص۴ پر)

تری رحمتیں ہیں مجھ پر مرے وہم سے زیادہ!!

مری خاکِ ناتواں کو کیا صاحبِ ارادہ!
تری رحمتیں ہیں مجھ پر مرے وہم سے زیادہ!

فقط ایک موجِ نکہت تری سمت رہنما ہے
نہ کہیں سراغِ منزل نہ کہیں نمودِ جادہ!

تری مستیٔ نظر سے ہے سرور انجمن میں
نہ صراحیٔ وسبو ہے نہ وجودِ جام وبادہ!

ترے اجتنابِ پیہم سے ہے مری آرزو فزوں تر
جو نہاں ہے تو نظر سے مرا شوق ہے زیادہ!

ترے قُرب کی تمنّا! ترے قُرب کی تمنّا!
مرا شوق بے تکلف مری آرزو ہے سادہ!

ترا حُسن جاودانی مری زندگی ہے فانی
تری عرش پر تجلّی، مری خاک سرفتادہ!

تری رحمتوں کی بارش سے جہاں کی زندگی ہے
یہ جہانِ خاک جو ہے تہِ آسماں نہادہ!

تری رفعتوں سے کیا ہے مری پستیوں کو نسبت
تری انجمن ستارے، میں غبارِ خاک زادہ!

مگر اک عجیب شے ہے یہ سرورِ عاشقانہ
ترے عرش کے قریں ہے مری جانِ رہ فتادہ!

(سعید احمد اعجاز)

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا ہانگ کانگ میں ورودِ مسعود

مشرقِ بعید میں وسیع پیمانے پر تبلیغِ اسلام کے امکانات کا کامیاب جائزہ

از مکرم سید کمال یوسف صاحب بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

ہانگ کانگ

ہانگ کانگ ۳ ملین لوگوں پر مشتمل انگریزوں کی ایک متمول کالونی ہے۔ اس میں غالب اکثریت چینیوں کی ہے۔ یہ لوگ چین سے ہانگ کانگ پہونچتے ہیں۔ جہاں کچھ عرصہ انہیں مہاجرین کے کیمپ میں رکھا جاتا ہے۔ اسی کیمپ کے قیام میں انہیں عیسائی بنایا جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ اب اکثریت عیسائیوں کی ہے۔ اس علاقہ میں اسلام کی تبلیغ کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ۱۵ جولائی کی صبح کو اجتماعی دعا کے ساتھ کراچی سے روانہ ہو کر شام کو ہانگ کانگ تشریف لائے۔ ہوائی اڈہ پر صاحبزادہ صاحب کے استقبال کے لئے احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ ۱۵ جولائی سے ۱۸ جولائی تک ہانگ کانگ کے قیام میں صاحبزادہ صاحب کی مساعی کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

جماعت کی تنظیم

اس وقت تک ہانگ کانگ میں مقامی جماعت موجود نہیں تھی صرف پاکستانی احباب جو سروس کے سلسلہ میں لمبے عرصہ سے یہاں رہ رہے ہیں اور ڈاکٹر لطیف احمد خان صاحب اور ان کے خاندان کے افراد یہاں پر مقیم ہیں۔ ان کی کوئی تنظیم نہیں تھی۔ تمام احباب کا اجلاس بلایا گیا۔ جس میں سب سے پہلے مکرم صاحبزادہ صاحب نے احباب سے پوچھا کہ ان کا پریذیڈنٹ انتخاب کیا جائے یا نامزد۔ احباب نے متفقہ طور پر میاں صاحب سے درخواست کی کہ خود نامزد فرمائیں۔ چنانچہ میاں صاحب نے ایک سال کے لئے مکرم ڈاکٹر لطیف احمد خان صاحب کو پریذیڈنٹ نامزد فرمایا۔ اور پھر احباب سے تعاون کی اپیل کی۔ مکرم میاں صاحب نے فرمایا کہ جہاں دو احمدی بھی ہوں وہاں بھی جماعت کا ہونا ضروری ہے۔ چونکہ یہاں متعدد دوست ایک وقت میں موجود ہیں ان کی تنظیم نہایت ضروری ہے۔ احمدی احباب ایک دوسرے سے بہت فاصلہ پر رہتے ہیں جس کے باعث باجماعت نماز پڑھنا مشکل ہے۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ جمعہ اور عیدین کا انتظام ہو اور مہینہ میں کم از کم ایک اجلاس بلایا جائے۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ یہاں پر باقاعدہ الفضل بھجوایا جائے۔ تاکہ دوست مرکز اور دوسری جماعتوں کی مساعی سے علم پا کر ایمان کو تازہ کرتے رہیں۔ خدا کے فضل سے پہلی مرتبہ جماعت کی تنظیم کی گئی اور غالباً پہلی مرتبہ جمعہ پڑھا گیا۔

مکرم میاں صاحب نے احباب کو شرح کے ساتھ چندہ دینے کی تحریک کی اور یہ بھی فیصلہ کیا کہ گزشتہ چندہ کی رقم کو سوئٹزرلینڈ کی مسجد کے لئے بھجوا دیا جائے

تبلیغی پروگرام

تبلیغ کو کامیاب اور وسیع کرنے کے لئے مکرم صاحبزادہ صاحب نے جماعت سے ضروری مشورے کئے۔ اس وقت ڈاکٹر صاحب نے مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی کتاب

Attitude of Islam towards Communism

کا ترجمہ چینی زبان میں کیا ہوا ہے اس کے فوری چھپوانے کی ضرورت محسوس کی گئی۔ اشتراکیت پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رسالہ کو وسیع پیمانہ پر تقسیم کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔

Primer of Islam

کی بھی بہت ضرورت محسوس کی گئی ہے۔

مکرم میاں صاحب نے جماعت کو ہدایت کی کہ تقسیم لٹریچر کی ایک وسیع سکیم تیار کی جائے اور یہ مدنظر رکھا جائے کہ کوئی گھر ہمارے لٹریچر سے خالی نہ ہو۔ اس کا طریق یہ ہے کہ ایک علاقہ کو منتخب کر لیا جائے اور اس علاقہ کے ہر گھر میں لٹریچر تقسیم کیا جائے۔ دوسرا طریق یہ اختیار کیا جائے کہ حکومت کے تمام عہدہ دار، وکلاء، تاجر، طلبہ وغیرہ کے ایڈریس جمع کئے جائیں۔ پھر ان کی گروپ بندی عمر کے لحاظ سے بھی کی جائے اور فہرست تیار کر کے مرکز میں بھیجی جائے۔ مرکز ان احباب کو لٹریچر اور خطوط کے ذریعہ تبلیغ کرے گا۔ مثلاً ایک وکیل کو ایک وکیل ہی خط لکھے گا۔ پھر یہ بھی دیکھا جائے گا کہ حتی الوسع وہ ہم عمر ہوں۔ طالب علم کو طالب علم ہی لٹریچر بھیجے۔ اور خط بھی ساتھ لکھے اس رنگ میں تبلیغ بہت مؤثر ہوگی۔ چنانچہ آپ نے ایسی فہرست تیار کر کے مرکز بھجوانے کی ہدایت کی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تمام لائبریریوں میں جماعت کا لٹریچر رکھوایا جائے۔

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق احباب استفسار کرتے رہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مکرم میاں صاحب نے مفصل رپورٹ فرمائی۔ اسلام کے غلبہ اور حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی تحریک کر کے اجتماعی دعا کی گئی اور اجلاس ختم ہوا۔ اس کے بعد جماعت نے مکرم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا۔

ہری لیلہ صاحب جو ہانگ کانگ کے بہت متمول ہندو تاجر ہیں سے مکرم صاحبزادہ صاحب کا تبادلہ خیالات ہوا۔ ہری لیلہ صاحب ایک علم دوست شخص ہیں۔ میاں صاحب نے انگریزی تفسیر کی آخری جلدان کو پڑھنے کے لئے دی جس کے مطالعہ کا انہوں نے وعدہ کیا۔ اور میاں صاحب کا بہت اکرام کرتے رہے۔ میاں صاحب کے قیام کے انتظامات اور دورہ کو کامیاب بنانے کے لئے مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب اور مکرم سلیم احمد صاحب ناصر باجوہ نے بہت تگ و دو کی۔ مکرم باجوہ صاحب نے بڑی کوشش کر کے دو دن کی رخصت لی اور میاں صاحب کی خدمت میں حاضر رہے اور بہت اخلاص کا اظہار کرتے رہے۔ مکرم میاں صاحب کے اعزاز میں جو عشائیہ دیا گیا۔ اس کا انتظام مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ نے کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

ایسے ہی رشید احمد صاحب اور مخلص اور جوشیلے نو احمدی دوست رحمت اللہ صاحب نے بھی اجلاس کو کامیاب بنایا۔ ہانگ کانگ میں یہ مختصر قیام جماعت کے لئے بہت مفید ثابت ہوا۔ احباب جماعت نے بار بار کہا کہ میاں صاحب کی آمد سے ان کے اندر دوبارہ نیا ایمان اور نور پیدا ہوا ہے۔ اور احباب بیدار ہو گئے ہیں انشاء اللہ العزیز مکرم صاحبزادہ صاحب کے بتائے ہوئے لائحہ عمل پر چل کر تبلیغ کو بہت وسعت ہوگی۔

ملایا

۱۹ جولائی کو عصر کے وقت اجتماعی دعا کے بعد ہانگ کانگ سے روانہ ہو کر شام کو سنگاپور پہونچے۔ مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ سنگاپور کی معیت میں اکثر احباب جماعت مکرم صاحبزادہ صاحب کے استقبال کے لئے ہوائی اڈہ پر موجود تھے چنانچہ احباب نے آپ کو ہار پہنائے۔ اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ مکرم عبدالحمید صاحب سالکین جو بہت مخلص مقامی احمدی ہیں نے مکرم میاں صاحب کو رات کے کھانے کے لئے مدعو کیا۔ کھانے پر مکرم سالکین صاحب اور مبلغ انچارج نے جماعت کی ترقی کے لئے بعض تجاویز پیش کیں جس پر دوبارہ تفصیلی بحث کو انڈونیشیا سے واپسی تک ملتوی کیا گیا۔ صبح کو بذریعہ کار (جس کے ڈرائیور حسن صاحب نہایت مخلص احمدی ہیں) کوالالمپور کے لئے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب کی معیت میں روانہ ہوئے سفر کے دوران SEGAMAT کے مقام پر ظہر کے کھانے پر مکرم شاہ اسمٰعیل صاحب مجسٹریٹ نے دعوت دی ہوئی تھی چنانچہ میاں صاحب وہاں تشریف لے گئے۔ ان کو صاحب شاہی خاندان کے قریبی رشتہ دار ہیں اور ریاست جوہر کے ایکٹنگ بیڈ بھی رہے ہیں۔ آپ نہایت مخلص عادات میں سادگی رکھنے والے اور تہجد گزار بزرگ ہیں ظہر اور عصر کی نماز وہیں پڑھ کر شام کو کوالالمپور پہونچے۔ وہاں پر قیام کا انتظام مکرم مولانا محمد سعید صاحب انصاری مبلغ ملایا نے کیا ہوا تھا۔

۲۱ جولائی کی صبح کو مشن ہاؤس میں مکرم صاحبزادہ صاحب تشریف لے گئے۔ دور دور کی جماعتوں کے احباب صاحبزادہ صاحب کے استقبال کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ مقامی احباب کا تعارف اسمٰعیل صاحب بن کرسہ پریذیڈنٹ کی معیت میں مبلغ انچارج نے کروایا۔ سید عبدالرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ جرام، فقیہہ وہاب صاحب پریذیڈنٹ ملاکہ، عبدالرحمٰن صاحب حاجی بہار الدین صاحب پریذیڈنٹ کولہ لامپس بھی شرف ملاقات کے لئے موجود تھے۔ ۱۱ بجے مشن ہاؤس کی مسجد میں مکرم صاحبزادہ صاحب کی صدارت میں اجلاس ہوا۔ حسن نور صاحب نے بہت اچھی قرأت کے ساتھ تلاوت کی (یہاں تلاوت بیٹھ کر کی جاتی ہے) اس کے بعد اسمٰعیل صاحب بن کرسہ پریذیڈنٹ کوالالمپور نے صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں

ایڈریس پیش کیا (جس کا ترجمہ مکرم محمد سعید صاحب انصاری نے کیا) آپ نے فرمایا کہ ہماری بڑی دیرینہ خواہش تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی خلف الرشید حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں مگر فاصلہ کے بُعد کی وجہ سے اب تک یہ خواہش پوری نہ ہوسکی مگر صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی تشریف آوری سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے وجود کی جھلک آپ کے چہرہ میں دیکھنے کا فخر حاصل ہوگیا الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ آپ نے درخواست کی کہ صاحبزادہ صاحب جماعت کو قیمتی نصائح فرمائیں۔

مکرم صاحبزادہ صاحب نے ایڈریس میں جن جذبات کا اظہار کیا گیا تھا اس کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا ہے کہ مجھے افسوس ہے کہ بعض احباب کو پروگرام کی غلطی کی وجہ سے میں مل نہ سکا۔ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسلام کی نعمت کے نتیجہ میں مسلمان بھائی بھائی بن گئے تھے مگر بعد میں مسلمانوں میں سے اخوت اٹھ گئی اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وجہ سے ہم پھر بھائی بھائی بن گئے ہیں اور دنیا کے کسی کونہ میں ہمیں تنہائی محسوس نہیں ہوتی۔ نصائح تو کتب میں موجود ہیں ان پر عمل کرنے سے ہی فائدہ ہوگا اور عمل ہی اصل چیز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اسلام کی عملی تصویر پیش کی ہے ہمیں اس کا نمونہ بننا چاہیئے۔ خصوصیت سے ہمیں اپنی اولاد کو اس پر چلانا چاہیئے۔ جب تک بزرگوں کی جگہ لینے کے لئے نئے لوگ اخلاص سے آگے نہیں آتے جماعت ترقی نہیں کرسکتی۔ اس پر جماعت کے احباب نے یہ وعدہ کیا کہ ہم اولاد کی تربیت کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔

اس کے بعد جماعت نے اسلام کی ترقی کیلئے چھ تجاویز پیش کیں جس پر بحث ہوئی میاں صاحب نے مفید مشورے دئے اور ضروری فیصلے کئے۔ اجتماعی دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔ اس کے بعد جماعت نے ظہر کا کھانا مکرم میاں صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ اپنے اخلاص اور تعلق کا اظہار کرتے ہوئے۔ یہاں پر بھی مکرم صاحبزادہ صاحب کی تشریف آوری جماعت کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی۔ جماعت نے بڑے اعلےٰ درجہ کے اخلاص کا مظاہرہ کیا۔ مکرم محمد سعید صاحب انصاری کی مساعی کے نتیجہ میں جو نئی جماعت پیدا ہوئی ہے اس کے سیکرٹری بھی آخری وقت پہ آکر صاحبزادہ صاحب سے ملے۔

مکرم انچارج مبلغ صاحب اور جماعت نے جو انتظامات دورہ کی کامیابی کے لئے محنت سے کئے ہیں اللہ تعالےٰ ان کو جزا دے۔ اور مشن کی ترقی کے لئے جو پروگرام مکرم صاحبزادہ صاحب نے تجویز کیا اسی پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ اور جو روک مقامی جماعت کو یہاں تبلیغ میں پیش آرہی ہے اللہ تعالےٰ اس کو دور فرمائے۔

اللّٰھم انصر من نصر
دین محمد صلے اللہ
علیہ وآلہٖ وسلم۔

خاکسار کمال یوسف

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تین دن سے زیادہ قطع تعلقی مناسب نہیں ہے

مرتبہ شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ لایحلّ لرجلٍ ان یھجر اخاہ فوق ثلاث لیالٍ یلتقیان فیعرض ھذا ویعرض ھذا وخیرھما الذی یبدأ بالسلام۔ (متفق علیہ)

ترجمہ:۔ حضرت ابی ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی آدمی کیلئے ہرگز جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زائد قطع تعلقات کرے یعنی اگر وہ دونوں آمنے سامنے آجائیں تو ایک شخص اعراض کرلے اور دوسرا شخص بھی اس سے اعراض کرلیوے اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں ابتدا کرے +

تشریح:۔ قطع تعلقات اور بائیکاٹ جو بغیر کسی اصلاحی اور تعمیری وجہ کے کیا جاتا ہے اس کے نتائج معاشرہ میں اچھے اور خوشکن نہیں ہوا کرتے۔ بغیر کسی وجہ کے کسی سے اعراض کرنا اس سے کینہ۔ بغض اور شکر رنجی ہوجاتی ہے اور اس کا دور رس اثر فریقین کے جملہ اقارب اور متعلقین پر بھی ہوتا ہے۔ مقدمات اور تنازعات کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے اور فریقین پر مالی بوجھ بھی لابدی ہوتا ہے۔ کسی ثالث یا بزرگ کے ذریعہ اگر معاملہ کو سلجھا یا جائے اور فریقین اسی پر عمل بھی کریں تو اس سے اعراض اور قطع تعلقات کی نوبت ہی نہ آئے۔ آنحضرت کی اس حدیث کے آخری الفاظ کتنے ہی پیارے اور دلکش ہیں کہ ان دونوں میں سے بہتر وہ شخص ہے جو ملنے کے وقت السلام علیکم میں ابتداء کرتا ہے۔ اس مبارک ارشاد میں دراصل ترغیب دلائی گئی ہے کہ صلح کی ابتدا کرنے والا لاحالہ فضیلت و ثواب ہے اور عوام بھی اس کی زیادہ عزت کرتے ہیں۔ یہ سب امور اخوتِ اسلامیہ کے خلاف ہیں۔ یہ ایسی ناز یبا حرکت ہے جو انفرادی ترقی میں بھی روک ہے۔ اور اخلاقی کمزوری بھی ہے اور وقار کو سخت دھکا لگتا ہے۔

بہرکیف آنحضرت کے ارشاد مبارک کے ماتحت تین دن سے زیادہ اعراض غیر مناسب امر ہے اور مومنانہ شان کے خلاف ہے +

لیڈر (بقیہ ۲)

نہ ہو تو اس کا ظہور کیونکر ہو۔ ایسا ہی کسی کو لڑائی کا موقع نہ ملے تو شجاعت کیونکر ثابت ہو۔ ایسا ہی عفو، اس صفت کو وہ ظاہر کرسکتا ہے جسے اقتدار حاصل ہو۔ غرض سب خُلق موقع سے وابستہ ہیں۔ اب سمجھنا چاہیئے کہ یہ کس قدر خدا کے فضل کی بات ہے کہ آپؐ کو تمام اخلاق کے اظہار کے موقعے ملے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو وہ موقعہ نہیں ملے۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سخاوت کا موقع ملا۔ آپؐ کے پاس ایک موقع پر بہت سی بھیڑ بکریاں تھیں۔ ایک کافر نے کہا کہ آپؐ کے پاس اس قدر بھیڑ بکری جمع ہیں کہ قیصر و کسریٰ کے پاس بھی اسی قدر نہیں۔ آپؐ نے سب کی سب اس کو بخشدیں۔ وہ اسی وقت ایمان لے آیا کہ نبی کے سوا اور کوئی اس قسم کی عظیم الشان سخاوت نہیں کرسکتا۔ مکہ میں جن لوگوں نے دکھ دئے تھے۔ جب آپؐ نے مکہ کو فتح کیا تو آپؐ چاہتے تو سب کو ذبح کردیتے مگر آپؐ نے رحم کیا اور لا تثریب علیکم الیوم کہدیا۔ آپؐ کا بخشنا تھا کہ سب مسلمان ہو گئے۔ اب اس قسم کے عظیم الشان اخلاق فاضلہ کیا کسی نبی میں پائے جاتے ہیں۔ ہرگز نہیں وہ لوگ جنہوں نے آپؐ کی ذات خاص اور عزیزوں اور صحابہ کو سخت تکلیفیں دی تھیں اور ناقابل عفو ایذائیں پہنچائی تھیں۔ آپؐ نے سزا دینے کی قوت اور اقتدار کو پا کر فی الفور ان کو بخش دیا۔ حالانکہ اگر ان کو سزا دی جاتی تو یہ بالکل انصاف اور عدل تھا۔ مگر آپؐ نے اس وقت اپنے عفو اور کرم کا نمونہ دکھایا۔ یہ وہ امور تھے کہ علاوہ معجزات کے صحابہ پر موثر ہوئے تھے۔ اس لئے آپؐ اسم بامسمّٰی محمدؐ ہو گئے تھے۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔ اور زمین پر آپؐ کی حمد ہوتی تھی۔ اور اسی طرح آسمان پر بھی آپؐ کی تعریف ہوتی تھی۔ اور آسمان پر بھی آپ محمدؐ تھے۔ یہ نام آپ کا اللہ تعالےٰ نے بطور ” نمونہ کے دنیا کو دیا ہے۔ جب تک انسان اس قسم کے اخلاق اپنے اندر پیدا نہیں کرتا کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالےٰ کی محبت کامل طور پر انسان اپنے اندر پیدا نہیں کرسکتا۔ جب تک نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور طرز عمل کو اپنا رہبر اور ہادی نہ بنا دے۔ ... چنانچہ خود اللہ تعالےٰ نے اس کی بابت فرمایا ہے قل ان کنتم تحبّون اللّٰہ فاتّبعونی یحببکم اللّٰہ۔ یعنی محبوبِ الٰہی بننے کے لئے ضروری ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی جاوے سچّی اتباع آپؐ کے اخلاق فاضلہ کا رنگ اپنے اندر پیدا کرنا ہوتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ آجکل لوگوں نے اتباع سے مراد صرف رفع یدین۔ آمین بالجہر اور رفع سبابہ ہی لیا ہے۔ باقی امور کو جو اخلاق فاضلہ آپؐ کے تھے، ان کو چھوڑ دیا۔ یہ منافق ” کا کام ہے کہ آسان اور چھوٹے امور کو بجالاتا ہے اور مشکل کو چھوڑتا ہے۔ سچے مومن اور مخلص مسلمان کی ترقیوں اور ایمانی درجوں کا آخری نقطہ تو یہی ہے کہ وہ سچا متبع ہو اور آپؐ کے تمام اخلاق کو حاصل کرے “

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۸۶ ۔ ۸۷)

درخواست دعا

مرزا صالح علی صاحب ابن مرزا صفدر علی صاحب کراچی سے لکھتے ہیں کہ ان کی اہلیہ صاحبہ بہت زیادہ بیمار رہیں۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔ آمین +

قسط ۵

برصغیر ہند و پاک میں مسیحیت کا نفوذ اور اُس کا دفاع

مکرم مولانا سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مشن بمبئی

مقدس رسولوں کی تنظیم

اس کے بعد ہمیں یروشلم میں مقدس رسولوں کی ایک تنظیم کا پتہ لگتا ہے جس کے ماتحت مسیحیت کا پیغام سنانے کے لئے مختلف علاقوں میں مبشر و مناد بھیجے جانے لگے۔ "رسولوں کے اعمال" میں جو تفصیل آئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان مسیحیوں میں قربانی کا بڑا جوش و خروش پایا جاتا تھا۔ انہوں انجمن کی مالی امداد کرنے کے لئے "امداد باہمی" کے طور پر کوئی سوسائٹی بھی بنائی۔ اور وقف جائداد جیسا کوئی نظام بھی جاری کیا۔ کسی نے جائداد بیچ کر دی۔ کسی نے اپنا اندوختہ پیش کیا۔ غرض وہ خدا کے حضور اپنا سب کچھ لے کر آ گئے۔

پولوس کا قبول مسیحیت

ابھی تحریک مسیحیت اسی اخلاص و قربانی کے ساتھ چل رہی تھی کہ اب اس سلسلہ میں ایک ایسا شخص داخل ہوا جو آج مسیحیت کا ایک نامور رسول کہلاتا ہے اس نے آتے ہی مسیحیوں کے سامنے شریعت گناہ اور قتل کا مسئلہ چھیڑ دیا۔

میری نظروں سے "رسولوں کے اعمال" میں بعض ایسے فقرے گزرے ہیں جن سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ مسیحیت کا یہ رسول وجودی مسلک رکھتا تھا اور گمراہ و نادان صوفیاء کی طرح طریقت کے مقابل شریعت کو قابل ملامت قرار دیتا تھا۔ اس رسول کا اصل نام ساؤل ہے۔ جس کو "پولوس رسول" بولتے ہیں۔

پولوس اور میمون قداح

میں جب پولوس رسول کو سامنے رکھ کر مسیحیت اور تاریخ اسلام کا مقابلہ کرتا ہوں تو مجھے اسلامی تاریخ میں بھی پولوس جیسا ایک آدمی نظر آتا ہے اور وہ فرقہ اسماعیلیہ کی معروف شخصیت "میمون قداح" ہے۔ جس نے پولوس رسول کی طرح اسماعیلی سلسلہ میں "تعطیل شریعت" کا تجربہ داخل کیا۔ "حسن بن صباح" اس سلسلہ کا ایک زبردست داعی گزرا ہے ۵۵۵ھ میں نزاریوں کے امام "حسن" نے اسی بنیاد پر "قلعہ الموت" میں تعطیل شریعت کا اعلان کیا۔ رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں مسجدوں کے سامنے شراب پی اور روزہ کی حرمت کا فتویٰ دیا۔

پولوس کی مسیحیت دشمنی

"رسولوں کے اعمال" میں خود پولوس رسول کی زبانی اس کی جو زندگی بیان کی گئی ہے اس میں اعتراف کرتا ہے کہ وہ پہلے مسیحیت کا بڑا مخالف تھا اس نے بہتیرے مسیحیوں کو قتل کیا کرایا۔ بعض تو کہتے ہیں کہ وہ واقعۂ صلیب کے وقت بھی حضرت مسیح کی دشمنی میں پیش پیش تھا۔ اس کے قبول مسیحیت کا واقعہ بھی عجیب ہے۔ وہ مسیحی قیدیوں کو دمشق سے یروشلم لانے جا رہا تھا تا یہاں ان کو کاہنوں کے سامنے نہایت بے دردی سے قتل کرائے تو اس کو راستے میں ہی ایک دن دوپہر کو ایک کشف ہوا۔ جس میں اس سے پوچھا گیا کہ تم خداوند یسوع مسیح کی مخالفت کیوں کرتے ہو؟ یہ کشف دیکھ کر اس نے بپتسمہ لے لیا۔ اور بہت جلد اپنی فہم و فراست اور زور بیان سے مسیحیوں کی اس نومولود جماعت پر چھا گیا۔ اس کے بعد برناباس حواری کی ایک شہادت نے اس کو حواریوں کے طبقے میں داخل کر دیا۔

زمانۂ مظلومیت

بہر صورت یہ مسیحیت کی تدریجی ترقی کا ابتدائی زمانہ ہے۔ اس کے بعد بڑے بڑے واقعات رونما ہوئے۔ تخت روم پر نیرو بیٹھا اور اس نے مسیحیت کے استیصال کا بیڑا اٹھا لیا پطرس اور یعقوب جیسے کئی بزرگ حواری نیرو کے حکم سے شہید کئے گئے یہ دور مسیحوں کیلئے بڑا کٹھن آزمائش کا دور تھا۔ قرآن کریم میں اصحاب کہف کا جو واقعہ بیان کیا گیا ہے وہ اسی دور کے مسیحیوں کی داستان مظلومیت ہے، ان ابتلاؤں کے باوجود مسیحیت ایک ترقی پذیر دور سے گزر رہی تھی اور فراتر س لوگ اس میں داخل ہو رہے تھے۔

خطوط۔ تالیفات و تصانیف

سیاسی طور پر مسیحیوں کی بے بسی اور مذہبی طور پر ان کی روز افزوں ترقی اس سے دن بدن دعوت و تبلیغ اور تعلیم و تربیت کا مسئلہ اہم ہوتا گیا بزرگ حواری اور ان کے شاگرد تو شروع سے تحریر و تقریر کے ذریعہ یہ فریضہ ادا کرتے آ رہے تھے مگر پطرس اور یعقوب جیسے سربرآوردہ حواریوں کی شہادت سے صورت حال اور سنگین ہو گئی مسیحیت کی تبلیغ اور زیادہ اہمیت اختیار کر گئی۔ مسیحیوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ مبادا مسیحیت کا کوئی قیمتی سرمایہ علم سینہ بن کر نہ رہ جائے۔ اس لئے اب پطرس اور پولوس کے شاگرد لوقا و مرقس نے جناب مسیح کی سیرت و تعلیمات پر دو کتابیں مدون کیں۔ آج یہ دونوں کتابیں نئے عہد نامے میں موجود ہیں۔ بظاہر ہے کہ رومی قیصروں کی سخت گیری کے باعث مسیحی دنیا میں بڑی ہلچل ہو گئی اور لوقا و مرقس کے علاوہ بیسیوں علماء نے اس موضوع پر روایات جمع کی ہوں گی۔ مگر افسوس کہ وہ نئے عہد نامے میں شامل نہیں کی گئیں۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ یہ دونوں سلسلہ کے مبلغ تھے اور مسیحی عوام پر ان کا گہرا اثر تھا اس لئے ان کی روایات کو ترجیح دی گئی ورنہ آج جو نئے انکشافات ہو رہے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دور کے دوسرے علماء نے جو انجیلیں لکھی ہیں وہ ان سے زیادہ مستند اور مفید تھیں مگر اس مجلس کی سیاسی و مذہبی مصلحت کے خلاف تھیں جس نے نئے عہد نامے کے لئے ان چاروں اناجیل کا انتخاب کیا۔

حواریوں کی صلاحیت

نئے عہد نامے کے بیان کے مطابق جناب مسیح کے حواریوں میں بارہ حواری ممتاز درجے کے تھے۔ جناب مسیح نے ان سب کو جنتی ہونے کی بشارت دی تھی مگر نئے عہد نامے میں متی اور یوحنا کے علاوہ ان میں سے اور کسی حواری کی انجیل نہیں پائی جاتی نہ کسی کارنامے سے ان کی اصلی صلاحیت کا پتہ لگتا ہے پطرس اور یہودا کا حال تو ہمیں معلوم ہے پہلے نے مسیح پر لعنت بھیجی اور دوسرے نے ان کو تیس روپے کے عوض دشمنوں کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ رہ گئے دس حواری تو کسی انجیل سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ انھوں نے مسیح کی گرفتاری کے وقت ثبات و استقامت کا کوئی اچھا نمونہ دکھایا ہو۔ انجیل متی میں تو صاف لکھا ہے اس وقت سارے حواری بھاگ گئے علم و دانش میں ان حواریوں کا کیا حصہ تھا یہ بھی انہیں اناجیل سے ظاہر ہے وہ ارواح خبیثہ کے خوف سے لرزاں رہتے تھے۔ جھاڑ پھونک سے ان کی بیماریاں دور ہو جاتی تھیں۔ وہ کبھی کبھی پہلے ہوئے ان کو بھی روح اور بھوت سمجھ بیٹھتے تھے کیا انہیں لوگوں نے خوفناک دشمنوں کے درمیان فریضہ تبلیغ ادا کرنے میں عقل و پامردی کا ثبوت دیا اگر کہا جائے ہیں تو نئے عہد نامے کی شہادت موجود ہے کہ یہ لوگ واقعہ صلیب کے بعد ہاتھ پر ہاتھ دھرے مسیح کے دوبارہ ظہور کے انتظار میں بیٹھ گئے۔ پھر آخر اس یاس انگیز اور حوصلہ شکن واقعہ کے بعد تمام رومی سلطنت میں مسیحیت کی تبلیغ کی مہم کیسے جاری ہو گئی میرا خیال ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد مسیحیت کی باگ ڈور "اسینیزی" فرقے کے مدبروں نے سنبھال لی۔ پیلاطوس سے مسیح کا بے حس جسم مانگنے والا بھی اس فرقے کا ایک آدمی تھا یعنی یوسف اور مسیح کا علاج کرنے والا بھی اس انجمن کا ایک ممبر تھا یعنی حکیم "نقادیمس" واقعہ صلیب کے بعد انہیں لوگوں نے پیغام مسیحیت کے پھیلانے میں بڑی مستقل مزاجی اور ہمدردی کا ثبوت دیا۔ جناب مسیح کی سیرت و تعلیمات پر سب سے مستند و قابل اعتماد اسی فرقہ کی تحریر ہو سکتی تھی مگر معلوم ہوتا ہے کہ "پولوس رسول" کی آمد کے بعد کایا پلٹ ہونے لگی دن بدن ان کا اثر گھٹنے لگا اور اب وہ فرقہ ابھر آیا جو تثلیث الوہیت اور کفارہ پر اعتقاد رکھتا تھا۔ ساتھ ہی شریعت کو لعنت اور مسیح کی موت کو لعنت کی موت کہتا تھا۔

(باقی)

درخواست دعا

مکرمی چوہدری غلام حسین صاحب نگران تعمیرات کے پاؤں کا اپریشن کل فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (دفتر تعمیرات ربوہ)

دوستوں کی خدمت میں اطلاع

یہ عاجز ۴ اپریل سے دورہ پر ہے۔ بذریعہ ریل و موٹر ربوہ سے براستہ میرپور آزاد کشمیر گوجرخان پہنچا اور پھر کیمل پور نوشہرہ رسالپور مردان ہوتی۔ صوابی۔ اسماعیلہ۔ چارباغ۔ نواں کلی۔ ہری پور۔ حویلیاں۔ مانسہرہ۔ بھگگہ ٹھہرتا ہوا بالاکوٹ تک اور پھر واپس ایبٹ آباد حسن ابدال واہ کینٹ راولپنڈی ہو کر گوجرخان آگیا۔

پھر گوجرخان سے ۲۲ جولائی کو سائیکل پر ۸۵ میل سفر کر کے یکم اگست کو میرپور کشمیر میں بخیریت پہنچ گیا۔ راستہ میں آٹھ دیہات میں قیام کر کے پیغام حق پہنچایا۔ الحمدللہ رب العٰلمین

(قمر علوی۔ سائیکل سیاح آزاد کشمیر)

وقفِ جدید کے اعلانات

قابلِ فکر اور قابلِ توجہ

از مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب

اس سال کے سات ماہ گذر چکے ہیں۔ اس وقت تک وقفِ جدید کے متوقع وعدوں میں سے صرف دو تہائی وعدے موصول ہوئے ہیں۔ کئی جماعتوں کی طرف سے تو وعدے آئے ہی نہیں اور کئی جماعتوں کے وعدہ کنندگان کی تعداد بمقابلہ جماعت کے بہت ہی کم ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ متعلقہ عہدیداران نے پوری توجہ اور فکر سے کام نہیں لیا۔ اب ان سے گذارش ہے کہ فوری طور پر اس اہم کام کی طرف توجہ فرمائیں اور گذشتہ کمی کو جلد پورا کر دیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ اب چونکہ وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اس لئے وعدوں کے ساتھ وصولی پر زور دیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

دورہ انسپکٹر وقفِ جدید

چوہدری عبد الحلیم خان صاحب انسپکٹر مال وقفِ جدید ضلع لائلپور کی دیہاتی جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ جملہ احباب کرام و عہدیداران کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ انسپکٹر صاحب سے پورا تعاون فرماویں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

ضروری اعلان

میاں محمد یعقوب صاحب انسپکٹر وقفِ جدید کو یکم اگست ۱۹۶۳ء سے وقفِ جدید سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ اب وہ وقفِ جدید کے انسپکٹر نہیں رہے۔

کتاب مذہب کے نام پر خون

کا تیسرا ایڈیشن چھپ کر تیار ہو چکا ہے

قیمت اعلیٰ کاغذ فی سینکڑہ ایک روپیہ چھپن پیسے فی کتاب

پرچون 〃 ایک روپیہ پچھتر پیسے فی کتاب

قیمت عام کاغذ 〃 ایک روپیہ سینتیس پیسے 〃

پرچون 〃 ایک روپیہ پچاس پیسے 〃

قیمت بھیجکر حسب ضرورت کتابیں منگوالیں۔

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۲ اگست ۱۹۶۳ء کے صفحہ ۸ پر کتاب "مذہب کے نام پر خون" کی قیمت غلط چھپ گئی ہے۔ احباب درستی فرمالیں۔

صحیح قیمت عام کاغذ۔ فی سینکڑہ ایک روپیہ سینتیس پیسے فی کتاب

(ناظم مال وقفِ جدید)

ضروری اعلان

الفضل کے جملہ ایجنٹ حضرات کی خدمت میں الفضل کی ایجنسی کا مطبوعہ فارم بھجوایا جا رہا ہے۔ اس فارم کی خانہ پوری کر کے جلد از جلد دفتر الفضل میں بھجوا دیا جائے۔ آئندہ الفضل کی ایجنسی جاری رکھنے کے لئے یہ بہت ضروری ہے۔

جو ایجنٹ صاحبان یہ فارم پُر کر کے دفتر ھذا میں نہیں بھجوائیں گے۔ ان سے متعلق یہی سمجھا جائے گا کہ وہ آئندہ الفضل کی ایجنسی کے خواہشمند نہیں ہیں۔ ان کی ایجنسی بند کرنے پر دفتر ہذا مجبور ہوگا۔ (مینیجر الفضل)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ داخلہ پاٹری ٹریننگ کلاس

یک سالہ ٹریننگ از یکم ستمبر ۱۹۶۳ء۔ شرط میٹرک سائنس۔ درخواستیں ۲۱/۸/۶۳ تک بنام سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ سنٹرل پاٹری شاہدرہ۔ (پ۔ ٹ ۳۱/۷/۶۳)

۲۔ داخلہ گورنمنٹ ڈیونگ و فنشنگ سنٹر شاہدرہ

اوّل دو سالہ سرٹیفکیٹ کورس پلین و آٹومیٹک پلین ڈیونگ شرط ایف اے

دوم 〃 〃 〃 شرط سیکنڈ ڈویژن میٹرک

سوم 〃 پریکٹیکل ڈیونگ کورس شرط خواندگی

چہارم ۲½ سالہ ڈپلومہ کورس ڈائی اِنگ۔ بلیچنگ و فنشنگ شرط میٹرک سائنس

پنجم ۱½ سالہ سرٹیفکیٹ کورس 〃 〃 〃 پرنٹنگ۔ ڈیزائننگ

شرط میٹرک یا انڈر میٹرک

درخواستیں ۱۵/۸/۶۳ تک بنام جنرل مینیجر گورنمنٹ ڈیونگ و فنشنگ سنٹر شاہدرہ (پ۔ ٹ ۳۱/۷/۶۳)

۳۔ انٹرمیڈیٹ سپلیمنٹری امتحان

اولڈ و نیو سکیم امتحان ۸/۱۰/۶۳ کو۔ فارم داخلہ ۲/۹/۶۳ تک

۴۔ بی اے۔ بی ایس سی سپلیمنٹری امتحان

اولڈ سکیم دو سالہ ڈگری کورس کا سپلیمنٹری تحریری امتحان ۱۳/۹/۶۳ کو لاہور۔ بہاولپور گوجرانوالہ۔ گجرات۔ جھنگ۔ لائل پور۔ منٹگمری۔ ملتان۔ کوئٹہ۔ راولپنڈی۔ سرگودہا و سیالکوٹ میں

(پ۔ ٹ ۳۱/۷/۶۳)

۵۔ مڈل پاس امیدواران کیلئے وٹرنری کورس

چھ ماہ کا ٹریننگ کورس برائے سٹاک اسسٹنٹس۔ شرائط انگلو ورنیکلر مڈل امیدواران از اضلاع گجرات۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ سیالکوٹ۔ میانوالی۔ جہلم۔ کیمل پور۔ جھنگ۔ سرگودھا لائلپور۔ راولپنڈی۔ وظیفہ تیس روپے ماہوار امیدواران اپنے ضلع کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر اینیمل ہسبنڈری کو ۱۳/۸/۶۳ تک درخواست دیں۔

(پ۔ ٹ ۳۱/۷/۶۳)

۶۔ کمیشن پاکستان ایئر فورس

کمیشن ملنے پر تنخواہ ۸۲۵ روپے ماہوار۔ شرائط: میٹرک سیکنڈ ڈویژن (سائنس و ریاضی) یا سینیئر کیمبرج فزکس عمر ۱۷ سے ۲۲ انٹرویو دفاتر بھرتی پی اے ایف کراچی لاہور راولپنڈی پشاور کوئٹہ ۱۰/۹/۶۳ تک

(پ۔ ٹ ۳۱/۷/۶۳)

۷۔ داخلہ ڈینٹسٹری کالج لاہور

درخواستیں ۱۰/۹/۶۳ تک۔ پراسپکٹس و سلیبس تین روپے نقد یا ۹۰ پیسے زائد ادا کرنے سے بذریعہ ڈاک۔ شرائط: ایف ایس سی میڈیکل کل تیس سیٹیں (پ۔ ٹ ۱/۸/۶۳)

۸۔ داخلہ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹیچرس ٹریننگ کالج لائلپور

کلاسیں: اوّل ڈپلومہ کورس ٹیکنیکل مضامین۔ ووڈ ورک۔ میٹل ورک۔ الیکٹریسٹی

دوم: سرٹیفکیٹ کورس آرٹ کرافٹ و ڈرائنگ ٹیچرس۔

شرائط: بصورت اوّل۔ بی اے بی ایس سی۔ بی ٹی / بی ای ڈی لیکن میٹرک ڈرائنگ و ریاضی عمر ۲۰/۹/۶۳ کو ۱۸ سے کم نہ ہو۔

دوم میٹرک ریاضی و ڈرائنگ۔ عمر ۲۰/۹/۶۳ کو کم از کم ۱۶

درخواستیں ۲۰/۹/۶۳ تک بنام پرنسپل۔ فارم واپسی لفافہ بھیجکر پرنسپل سے (پ۔ ٹ ۱/۸/۶۳)

(ناظر تعلیم)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ بیمار ہیں۔ نیز میری چھوٹی بچی کو ٹائیفائڈ ہے دونوں کی شفایابی کے لئے احباب جماعت درد دل سے دعا فرماویں۔

۲۔ عزیزم مسعود احمد دوبارہ ٹائیفائڈ کے حملہ سے بیمار ہے۔ دعا کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد نذیر منٹگمری۔ ڈاک خانہ صابووال)

وصایا

ضروری نوٹ: ۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں ۔ ۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے ۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وصیت کی نیت کر چکا ہے ۔

۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ ۔

مسل نمبر ۱۷۱۱۹ ۔ میں نذیر بیگم زوجہ چوہدری عبدالرحمٰن قوم جٹ ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ۔ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱/۵/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ حق مہر ۔/۷۰۰ روپے بذمہ خاوند ۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت بطور جیب خرچ ۔/۲۰ روپے ماہوار اپنے خاوند سے ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔

الامۃ نذیر بیگم موصیہ ۔ گواہ شد چوہدری صلاح الدین احمد ناظم جائداد ربوہ گواہ شد ۔ چوہدری عبدالرحمٰن خاوند موصیہ محلہ دارالرحمت شرقی ۔ ربوہ ۳۱/۵/۶۳

مسل نمبر ۱۷۱۲۰ ۔ میں امۃ الرشید تنویر بنت غلام محمد صاحب مرحوم قوم ککول ۔ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۵/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ اس وقت میری جائداد کوئی نہیں ہے میری ماہوار آمد بطور وظیفہ مبلغ ۔/۱۵ روپے ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔

الامۃ امۃ الرشید تنویر ۔ کوارٹر لنگر خانہ ربوہ ۔ گواہ شد شیر محمد ولد سکندر خاں کارکن لنگر خانہ ربوہ ۔ گواہ شد خلیل احمد ولد عبدالحکیم خاں کارکن دار الضیافت ربوہ

مسل نمبر ۱۷۱۲۱ ۔ میں محمود احمد عارف ولد چوہدری رحمت اللہ خاں قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی محلہ دارالصدر غربی الف ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو بذریعہ ملازمت بمعہ الاؤنس اس وقت مبلغ ۔/۹۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط ۔ راقم الحروف العبد محمود احمد (موصی) گواہ شد نور احمد ولد چوہدری عطاء اللہ صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ جمال پور ڈاک خانہ دریا خاں مری ضلع نواب شاہ ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن بہشتی مقبرہ ربوہ ۲/۶/۶۳

مسل نمبر ۱۷۱۲۲ ۔ میں چوہدری مشتاق احمد ولد چوہدری نور احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن جمال پور ڈاک خانہ دریا خاں مری ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ جیب خرچ والدین کی طرف سے ۔/۲۰۰ روپے سالانہ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط راقم الحروف محمود احمد عارف کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ ۔ العبد مشتاق احمد (موصی) گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ گواہ شد ۔ نور احمد ولد مولوی عطاء اللہ صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ گوٹھ جمال پور ضلع نواب شاہ (سندھ)

مسل نمبر ۱۷۱۲۳ ۔ میں سردار بی بی بیوہ علم الدین صاحب قوم دھوبی پیشہ درزی ۔ عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالصدر وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس ۔ بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری جائداد مندرجہ ذیل ہے ایک سلائی مشین پرانی مالیتی ۔/۹۰ روپے ایک جوڑی بالیاں طلائی وزنی ۸ ماشے مالیتی ۹۰ روپے میں اپنا گزارہ محنت مزدوری کر کے کرتی ہوں جس سے میری ماہوار آمد ۵ روپے ہے میرا خاوند فوت ہو چکا ہوا ہے حق مہر ۔/۵۰۰ روپے اس کی زندگی میں معاف کر چکی ہوں اس کے علاوہ میری کوئی جائداد یا آمد نہیں ہے میں جائداد مندرجہ بالا اور اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی ۔ مجھے روٹی کپڑا مکرم میاں حفیظ احمد صاحب ہی دیتے ہیں ۔ الامۃ ۔ سردار بی بی (موصیہ) گواہ شد سید تنویر الاسلام گواہ شد ہاجرہ بیگم صدر دارالصدر غربی نمبر ۲ ۔ گواہ شد رمضان علی صاحب صدر ۔ دارالصدر شرقی ربوہ ۔ گواہ شد میاں حفیظ احمد صاحب ۳/۶/۶۳

درخواست ہائے دعا

مکرم ماسٹر منظور احمد صاحب نے امسال پرائیویٹ بی اے کا امتحان اعلیٰ نمبروں پر پاس کیا ہے احباب جماعت اور مخلصین سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ یہ کامیابی ان کی مزید دینی و دنیوی کامیابیوں کا باعث بنے اور وہ قوم وملک کے لئے مفید ترین وجود ثابت ہوں ۔ آمین ۔

خاکسار بشیر احمد قمر شاہد مربی چک ۹۶/۵ تحصیل جڑانوالہ ۔ ضلع لائل پور ۔

نوٹ : ۔ مکرم ماسٹر صاحب نے اس خوشی میں الفضل کا خطبہ نمبر کسی مستحق کے نام جاری کر دیا ہے

(مینجر الفضل)

۲۔ میرا بھتیجہ عزیز ناصر احمد ابن بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ احمدیہ ایک ہفتہ سے بیمار ہے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ عزیز کی کامل صحت یابی کیلئے دعا فرمادیں ۔

ایم ۔ ایس ۔ اے ۔ اختر ۔ ربوہ

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمادیں

سال ۶۴-۱۹۶۳ء کے بجٹ کی تشخیص کے لئے مجالس کو بجٹ فارم مع ہدایات برائے تیاری بجٹ بھجوائے جا چکے ہیں جن کو پر کر کے واپس بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵۔ اگست ۱۹۶۳ء ہے قائدین مجالس سے التماس ہے کہ وقت کی پابندی فرماتے ہوئے معینہ تاریخ (۱۵۔ اگست ۱۹۶۳ء) تک بجٹ فارم مکمل کر کے مرکز میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں ۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

الفرقان کی ضرورت

مغربی جرمنی سے ایک جرمن دوست نے نسخ فی القرآن کے متعلق ایسا لٹریچر مانگا ہے جس میں اس مسئلہ پر مفصل بحث کی گئی ہو اور دلائل کی رو سے یہ ثابت کیا گیا ہو کہ قرآن شریف کی کوئی آیت منسوخ نہیں اس موضوع پر "الفرقان" جنوری ۱۹۵۸ء میں مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری کا ایک مضمون ہے مگر بازار میں نمبر نہیں ملتا اگر کوئی دوست قیمتاً یا بلا قیمت رسالہ مذکور دفتر ہذا کو بھجوا دیں تو ممنون ہوں گا یہ رسالہ جرمنی میں کئی دوستوں کی تسلی کا موجب ہو سکتا ہے !

(نائب وکیل التبشیر (تصنیف))

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لندن ۸ راگست۔ ڈیلی ٹیلی گراف کے نمائندہ خصوصی نے نئی دہلی سے یہ اطلاع دی ہے کہ اعلیٰ فوجی افسروں اور بھارتی وزارت دفاع کے حکام کے درمیان شدید بے اعتمادی اور اختلافات پیدا ہو گئے ہیں چنانچہ بھارت کے دفاع کو مستحکم کرنے کے کام میں رکاوٹ پڑ رہی ہے وزارتِ دفاع کے اعلیٰ افسروں کی رائے یہ ہے کہ چین اور بھارت کے موجودہ تنازعہ کا کوئی "فوجی حل" ممکن نہیں چنانچہ فوجی کارروائی سے گریز کے اس مشورہ پر اعلیٰ فوجی افسروں نے بھارتی وزارت دفاع کے حکام کو علانیہ "چانالائق" کہنا شروع کر دیا ہے چین نوازی کے اس الزام نے اختلافات کی خلیج کو وسیع کر دیا ہے اور بھارت کے استحکامات میں زبردست رکاوٹ پڑ گئی ہے۔ نامہ نگار نے بتایا ہے کہ پاکستان کے خلاف متعین بھارتی دستے اس وقت کشمیر میں ہیں اور مشرقی پاکستان کی سرحد کے قریب متعین بھارتی دستوں کی نقل و حرکت نے اہل پاکستان کو تشویش میں مبتلا کر دیا ہے وہ دراصل آسام اور نیفا کے علاقوں کا دفاع کرنے والی بھارتی فوج کی صف آخر کے سپاہی ہیں نامہ نگار نے بتایا کہ امریکہ نے نساؤ کانفرنس میں بھارت کو پچھتر لاکھ پونڈ کا جو فوجی سامان مہیا کرنے کا اعلان کیا تھا وہ بھارت پہنچ چکا ہے برطانیہ کا فوجی ساز و سامان اگلے سال کے وسط تک پہنچتا رہے گا۔ بھارت کی یہ کوشش ہے کہ وہ اپنی فوجی طاقت پانچ لاکھ سے بڑھا کر تقریباً دس لاکھ تک پہنچا دے۔

● کوئٹہ ۸ اگست۔ ذمہ دار حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور چین کی مشترک سرحد متعین کرنے کا کام شروع ہو گیا ہے اب ہوائی جہازوں کے ذریعہ سروے کیا جا رہا ہے زمین پر بھی جلد ہی شروع کیا جائیگا اس کام میں پاکستان اور چین کی جماعتیں ایک دوسرے سے تعاون کر رہی ہیں۔

● کراچی ۸ اگست۔ مغربی ملکوں نے ناساؤ کانفرنس کے فیصلے کے مطابق بھارت کو اسلحہ کی جتنی مقدار دینے کا فیصلہ کیا تھا بھارتی حکومت اس سے زیادہ مقدار حاصل کر چکی ہے اخباری اطلاعات کے مطابق بھارتی فوج کو امریکہ سے جو بھاری اسلحہ ملا ہے امریکہ نے اس کے نرخوں میں بہت کمی کر دی ہے اس کے تخمینہ لگایا جا رہا ہے کہ بھارت نے اپنی ضروریات کے لئے ساٹھ کروڑ پونڈ کے جس اسلحہ کی فہرست پیش کی تھی اس کا بڑا حصہ بھارت کو مل چکا ہے۔

● کراچی ۸۔ اگست معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے تعلیمی اداروں میں فی الفور فوجی تربیت دینے کا حکم جاری کر دیا ہے فوجی تربیت کے لئے فوجی انسٹرکٹر مقرر کئے جائیں گے اور تربیت میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں شریک ہوں گے۔ فوجی تربیت کا آغاز ایسے سکولوں اور کالجوں سے کیا جائے گا جن کے ساتھ کھلے میدان موجود ہیں بعد میں باقی تعلیمی اداروں کو بھی اس سکیم میں شامل کر لیا جائے گا

●۔ لاہور ۸۔ اگست سماجی برائیوں کے انسداد کمیشن نے سارے ملک میں شراب نوشی ممنوع قرار دینے کی سفارش کی ہے اس طرح اب حکومت پر یہ ذمہ داری عاید ہو گئی ہے کہ قومی اسمبلی میں کئے گئے اس وعدہ کو پورا کرے جو وقفہ سوالات کے دوران میں شراب نوشی پر پابندی لگانے کے سلسلہ میں کیا گیا تھا یہ وعدہ ان الفاظ میں کیا گیا تھا اگر کمیشن نے سفارش کر دی تو حکومت کو یہ قدم اٹھانے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔

●۔ کراچی ۸۔ اگست۔ وزیر قانون مسٹر غلام نبی میمن نے بتایا ہے کہ بہت جلد ماہرین قانون پر مشتمل ایک پینل مقرر کر دیا جائے گا جو مغربی پاکستان میں کریمنل لا امنڈمنٹ ایکٹ کے نفاذ کی غرض سے قواعد و ضوابط مرتب کرے گا۔

●۔ راولپنڈی۔ ۸ اگست ریاستوں اور سرحدی علاقوں کے وزیر مسٹر حبیب اللہ خان نے قومی اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کا ہرگز یہ ارادہ نہیں کہ سوات۔ دیر امب اور چترال جیسی سرحدی ریاستوں کو مکمل طور پر ملک میں ضم کرے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نہ تو موجودہ ضوابط اس کی اجازت دیتے ہیں نہ عوام کی طرف سے ایسا مطالبہ کیا گیا ہے آپ نے اس خیال سے اتفاق نہ کیا کہ ان سرحدی ریاستوں کے عوام کی رائے معلوم کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کر دیا جائے آپ نے کہا بہاولپور اور خیرپور وغیرہ کا معاملہ ان سرحدی ریاستوں کے معاملے سے بالکل مختلف تھا یہ سرحدی ریاستیں ہر لحاظ سے پاکستان کا جزو ہیں البتہ وہ اندرونی انتظام میں آزاد ہیں۔

●۔ راولپنڈی۔ ۸ اگست مسٹر شعیب وزیر خزانہ نے اس افواہ کو بالکل بے بنیاد قرار دیا ہے کہ حکومت صنعت کو قومی ملکیت میں لینے والی ہے آپ نے کہا سٹاک ایکسچینج کا حالیہ رجحان بعض بڑے تاجروں کی سازش کا نتیجہ ہے اس میں قدرتی اقتصادی عوامل کا کوئی دخل نہیں آپ نے کہا حکومت صورت حال کا بغور مطالعہ کر رہی ہے اس وقت تک حالات خطرناک نہیں کیونکہ قیمتیں اب بھی پچھلے سال کے مقابلے میں زیادہ ہیں لیکن اگر بڑے بڑے تاجروں کی سازشوں کی وجہ سے حالات بگڑ گئے تو حکومت مداخلت کرنے سے کبھی گریز نہیں کرے گی

●۔ کلکتہ ۸ اگست۔ بیروباڑی یونین کی حد بندی کا کام جو نومبر کو شروع ہو جائے گا اسی امر کا انکشاف مشرقی پاکستان اور مغربی بنگال کے سرویئروں کی دو روزہ کانفرنس کے اختتام پر کل یہاں کیا گیا سرویئروں کی آئندہ کانفرنس ۱۹ دسمبر کو ڈھاکہ میں ہوگی۔

● لاہور ۸ راگست دریائے راوی۔ جہلم اور ستلج میں سطح آب معمول کے مطابق ہے دریائے چناب میں خانکی کے مقام پر سیلاب آ گیا ہے جہاں پانی کا اخراج ۱۰۶۷۵۷ کیوسک ہے۔ مرالہ اور دیگر ہیڈ ورکس پر سطح آب معمول پر ہے۔ اٹک اور کالاباغ کے مقام پر دریائے سندھ میں معمولی سیلاب آ گیا ہے جہاں علی الترتیب اخراج ۳۲۵۳۰۰ کیوسک اور ۲۳۷۷۲۱ کیوسک ہے۔ کوٹ مٹھن کے مقام پر درمیانے درجہ کا سیلاب ہے جہاں گیج ۱۰۹ ہے۔ سطح اب گر رہی ہے۔

● راولپنڈی ۸ راگست قومی اسمبلی نے قواعد کار کی خاص کمیٹی کی رپورٹ پر اٹھارہ قاعدے منظور کر لئے۔ یہ قاعدے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے انتخاب اور ان کی علیحدگی۔ اسمبلی کا اجلاس طلب کرنے اور ملتوی کرنے کے بارے میں ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے عہدے پر کرنے کے بارے میں قاعدے پر غور ملتوی کر دیا

• لاہور ۸ راگست۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر دی بحالیات نے تمام متروکہ جائیدادوں کو دینی مقبوضہ اراضی کے بارے میں فیصلہ کرنے کے لئے مزید مہلت دینے کے پیش نظر آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۶۳ء تک بڑھا دی ہے

● لاہور ۸ اگست۔ مغربی پاکستان صوبائی اسمبلی کی سات اور قومی اسمبلی کی دو نشستوں کے ضمنی انتخابات کے لئے سیاسی سرگرمیاں نقطہ عروج پر پہنچ گئی ہیں۔ ضمنی انتخابات کے لئے کاغذات نامزدگی متعلقہ ریٹرننگ افسر صبح ۹ بجے سے پانچ بجے تک وصول کریں گے۔ صوبائی اور قومی اسمبلی کے انتخابات جیتنے کے لئے مغربی پاکستان کے وزراء نے سرتوڑ کوشش شروع کر دی ہے اور توقع ہے کہ برسراقتدار جماعت اور حزب اختلاف کے امیدواروں میں زبردست مقابلہ ہوگا۔

● راولپنڈی ۸ راگست۔ شمالی علاقوں کے ترقیاتی بورڈ کے اجلاس میں انیس لاکھ اکیاسی ہزار روپے کی ترقیاتی سکیموں کی منظوری دی گئی یہ رقوم گلگت میں ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کھولنے اور کارگاہ نالہ سے گلگت تک پانی لانے کے منصوبہ پر خرچ کئے جائیں گے۔ دستکاروں کو قرضے دینے کے لئے بھی پندرہ ہزار روپے مخصوص کئے گئے ہیں۔

● نئی دہلی ۸ راگست ایک اطلاع مظہر ہے کہ روس نے بھارت کو زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائل دینے کی پیشکش کی ہے۔ خبر رساں ایجنسی نے نئی دہلی کے سفارتی ذرائع کے حوالے سے بتایا ہے کہ یہ پیشکش اس بھارتی وفد کو کی گئی تھی۔ جو حال ہی میں ماسکو گیا تھا۔

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کے
ایف۔ اے کمپارٹمنٹ میں آنیوالے طلباء کیلئے اعلان

تمام وہ طلباء جو ایف اے ریکنڈ ایئر کے امتحان میں کسی نہ کسی مضمون میں کمپارٹمنٹ میں آئے ہیں۔ مہربانی فرما کر ۱۶ اراگست ۱۹۶۳ء بروز جمعہ ۷ بجے کالج کے دفتر میں حاضر ہو جائیں تاکہ ان کے فارم داخلہ امتحان کی خانہ پری کی جائے۔ نیز سپلیمنٹری امتحان (جو ۲۲ اکتوبر کو ہوگا) کے لئے پروگرام تجویز کیا جاوے۔ یہ نہایت ضروری بات ہے۔ فارم داخلہ دفتر کالج سے مل سکیں گے۔ البتہ طلباء کے لئے ضروری ہے کہ وہ فیس داخلہ کا انتظام کریں۔ ایک مضمون کے لئے فیس داخلہ نصف اور ایک سے زیادہ مضمونوں کے لئے پورے امتحان کی فیس ہے اگر اس وقت کوئی طالب علم غیر حاضر ہوا۔ تو وہ تاخیر کا خود ذمہ دار ہوگا۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

دعائے مغفرت

محترمہ دولت سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد حیات خان صاحب حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ مورخہ ۵ ۶۳ء کو اس دارِ فانی کو چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

درویشان قادیان و احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور انہیں بلند درجات عطا فرمائے۔

(غلام مرتضیٰ وکیل القانون ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵